Lesson 4. Al-Baqarah (Ayaat 21– 29): Day 25 سُوْرَةُ البَقَرَة کی تفسیر

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِىْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، ان کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے (نعمت کے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔

یعنی اوپر سے نیچے پانی گرتا ہے۔ آبشار کی مانند۔ اُن کے محلّات کے نیچے سے پانی گزر رہا ہے جیسے ہم کہتے ہیں sea view apartments اللہ فرماتے ہیں کے اُن کے گھروں کے نیچے سے پانی گزرے گا۔ آپ حضرت سلیمانؑ کے قصے میں پڑھیں گی کہ شیشے کا فرش دیکھ کر کیسے ملکہ سبا حیران ہوئی تھی، جس کے نیچے پانی بہہ رہا تھا۔ درختوں کے اوپر سے پانی گرے گا۔ جب انہیں ان میں سے کسی قسم کا میوہ کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے، یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا۔ اور ان کو ایک دوسرے کے ہم شکل میوے دیئے جائیں گے اور وہاں ان کے لیے پاک بیویاں ہوں گی اور وہ بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۵﴾

ایک آیت میں ساری نعمتوں کا ذکر آگیا۔ انسان کی طبیعت کو دیکھ کر ہی اِن چیزوں کا نام لیا گیا ہے۔ دیکھیں ذرا (یہاں ماضی کا صیغہ استعمال ہوُا ہے لیکن معنیٰ مستقبل کے ہیں۔ ایسا شدّت کے لئے کیا جاتا ہے۔) یعنی پہلے دُنیا میں بھی پھل دیئے گئے۔ اسکی پانچ طرح سے وضاحت کی جاسکتی ہے؛

1. جنّت کے پھل دُنیا کے پھلوں سے شکل میں ملتے جلتے ہونگے۔ کوالٹی میں فرق ہونگے۔ انسان کی فطرت ہے کہ نئی چیز کو کھانے سے تھوڑا گھبراتا ہے۔ ملتی جلتی شکل ہو گی لیکن ذائقہ بے حد مزیدار ہو گا۔
2. جنّت کے پھل شکل میں آپس میں ملتے جلتے ہوں گے۔
3. جنّت کے پھلوں کے نام دُنیا کے پھلوں والے ہی ہونگے۔
4. جنّت کے پھلوں کے رنگ بھی دُنیا کے پھلوں جیسے ہونگے۔
5. جنّت کے پھلوں کے ذائقے انسان کے عملوں سے ملتے جلتے ہونگے۔ جتنے اچھے عمل اُتنا اچھا ہی ذائقہ۔ عمل پھیکا ہوُا تو ویسے پھل اور عمل اللہ کی محبت کی چاشنی سے بھرپور تو میٹھے پھل۔

حدیثؐ ہے کہ جنّت کی نعمتوں کا کیا کہنا کہ آج تک کسی آنکھ نے نہیں دیکھی۔ کسی کان نے نہیں سُنی۔ کسی بندے کے دل میں اُس کا خیال تک نہیں آیا۔

اَب دُنیا کی نعمتیں تو ہیں۔ شاندار گھر اور اعلیٰ کھانے پینے کی چیزیں، تو اگلی چیز ہے بہترین ساتھی۔

گھر والے یاد آتے ہیں۔ پھر آپ کو پاکیزہ ساتھ ملیں گے۔ ایسی بیوی کہ حیض و نفاس سے پاک۔ ساتھی ایسے کہ ہر طرح کی آلائش سے پاک۔ اخلاقی پاکیزگی۔ پیار محبت کرنے والے۔ اعلیٰ کردار کے مالک۔

اگلی بات ہے کہ یہ سب کتنی دیر کے لئے ہو گا۔ ہمیشہ کے لئے۔ ہم سب یہ پیکج پسند کرینگے۔

یہ کتاب ہمیں اندر سے بدل دے گی۔ قرآن کا سفر زندگی کا سفر ہے۔ قرآن شروع کرتے وقت بہت لوگ آتے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو جاتے ہیں جیسے کمزور پتّے درخت سے گر جاتے

ہیں۔ قرآن کے سفر میں وہی کامیاب ہوتے ہیں جو مضبوط ہیں اور ذرا سی تکلیف پر چھوڑ کر نہیں بیٹھ جاتے۔

نمبر 1: مومن، متقی پکے مسلمان۔ نمبر 2: کافر انکار کرنے والے اپنی جاہلیت میں خوش۔

نمبر 3: منافق بظاہر اسلام پر لیکن دل اسلام سے خوش نہیں۔ اُس کو اسلام کے احکام بُرے لگتے ہیں۔ سُنّتوں پر عمل کرنا مشکل لگتا ہے۔ وہ عیش کرنا چاہتا ہے لیکن چاہتا ہے کہ لوگ اُس کو دیندار سمجھیں اور اُس کی تعریف بھی کریں۔ منافق کو گناہ کی شرم ہوتی ہے۔ اسلئے اوپر سے مسلمان بنا رہتا ہے۔ منافق بہانے بنا کر دین سے دور رہتا ہے۔

نمبر 4: گروپ۔ فاسق۔ سرِعام گناہ کرنے والا۔ یہ خطرناک گروہ ہے۔ بے شرم کسی کا کوئی لحاظ نہیں۔

کھلے عام فحاشی کرنے والے۔ معاشرے میں فساد پھیلانے والے۔ دوسروں کو گناہ کے لئے اپنی طرف بلانے والے۔ اور جب ان کو دین کی طرف بلاؤ تو دین کی کوئی نہ کوئی بات لے کر اُس پر بحث کرتے ہیں۔ دین میں خامیاں نکالتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ دین اِس صدی کے لئے نہیں ہے۔ اب بدل لینا چاہیئے۔ معاشرے کا ناسور گروپ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسۡتَحۡیٖۤ اَنۡ یَّضۡرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوۡضَةً فَمَا فَوۡقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فَیَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ۚ وَاَمَّا الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا فَیَقُوۡلُوۡنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ بِهٖ كَثِیۡرًا ۙ وَّیَهۡدِیۡ بِهٖ كَثِیۡرًا ؕ وَمَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الۡفٰسِقِیۡنَ ۙ ﴿۲۶﴾ اللہ اس بات سے عار نہیں کرتا کہ مچھر یا اس سے بڑھ کر کسی چیز (مثلاً مکھی مکڑی وغیرہ) کی مثال بیان فرمائے۔ جو مومن ہیں، وہ یقین کرتے ہیں وہ ان کے پروردگار کی طرف سے سچ ہے اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس مثال سے خدا کی مراد

ہی کیا ہے۔اس سے (خدا) بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت بخشتا ہے اور گمراہ بھی کرتا تو نافرمانوں ہی کو ﴿۲۶﴾

سورۃ البقرہ مدنی سورت ہے اِس سے پہلے مّکی سورۃ نمل میں چیونٹی، سورۃ نحل میں شھد کی مکھی اور سورۃ حج میں مکھی کا ذِکر ہو چکا تھا۔

رسول پاکؐ سے مذاق میں مشرکین یہ کہتے کہ یہ کیسی کتاب ہے کہ جس میں مکھی اور چیونٹی کی باتیں ہیں۔ اللہ فرماتے ہیں کہ اپنی مخلوق میں سے وہ جس کی چاہے مثال دے۔ اللہ کی ایک چھوٹی سے مخلوق اللہ کی قدرت کا بڑا کارنامہ ہے۔ مچھر نمرود کے ناک کے راستے سر میں چلا گیا تھا تو نمرود اپنے سر پر جوتے مرواتا تھا۔ نمرود کی فوج کا مقابلہ مچھروں سے ہوُا تھا اور وہ نیست و نابود ہو گئے تھے۔

یہ وہی بات ہے کہ اگر ہم کسی سے کہیں قرآن کی کلاس میں آئیں تو وہ آگے سے باتیں بنائیں کہ میں آؤں۔ مجھے تو سب کچھ آتا ہے۔ اِس کو سیکھ کر کیا کرنا ہے نعوذ باللہ۔

فَمَا فَوْقَهَا ؕ مچھر کے پر کے اوپر ایک چھوٹی سی جوں بیٹھی ہوتی ہے جو اُس کا خون چوستی ہے۔ یہاں اُس کا ذکر اِس لئے آیا کہ کسی سوسائٹی کو خراب کرنے والے فاسق ہوتے ہیں۔ وہ نوجوان نسل کو تباہ کر دیتے ہیں۔ معاشرے کا خون چوس جاتے ہیں۔ بچّوں کو گمراہ کرنے والے۔ شوز کے نام پر بے حیائی پھیلانے والے، یہ سب سوسائٹی کے مچھر (خون چوسنے والے) ہیں۔

اَب مومن تو اللہ کی ہر بات پر ایمان لاتے ہیں اور کوئی بحث نہیں کرتے لیکن کافر انکار کر دیتے ہیں۔

اللہ کے ماننے والے اور اللہ کی ماننے والے تو کامیاب ہوتے ہیں لیکن فضول بحثوں میں پڑ جانے والے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اِسی قرآن سے ہدایت ملتی ہے اور جو غلط سوچ سے پڑے گا گمراہ ہو گا۔

تقویٰ لازم ہے کیونکہ جب دِل میں تقویٰ ہو گا تو انسان اپنا سر جھکا لے گا۔

الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾

جو خدا کے ساتھ کئے گئے وعدے کو مضبوط کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جس چیز (یعنی رشتہٗ قرابت) کے جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اس کو قطع کئے ڈالتے ہیں اور زمین میں خرابی کرتے ہیں یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ﴿۲۷﴾

فاسق کون ہیں؛ اللہ سے کیا ہوٗا وعدہ توڑ لیتے ہیں۔ (وعدہ الست) لوگوں سے کئے گئے وعدے توڑ دیتے ہیں۔ اللہ سے بھی کٹا ہوٗا اور رشتے داروں سے بھی کٹا ہوٗا۔ صلہ رحمی کرنے والا۔ زمین میں فساد کرنے والے ہیں۔ دُنیا میں اِصلاح نہ کرنے والا۔ یہی خسارہ ہے۔

متّقی کا انجام المفلحون۔ کافر کا انجام عذابِ عظیم، منافق کا انجام عذابِ الیم، فاسق کا انجام الخسرون۔

فاسق حد سے بڑھا ہوٗا شخص۔ مسلمان بھی ہو سکتا ہے اور کافر بھی۔ فاسق سے پابندی برداشت نہیں ہوتی۔ برائی اور بھلائی کے احساس سے نکلنے والا۔ آزادی پسند۔ ہر حد کو توڑنے والا۔ نفس کو کھلا چھوڑنے والا۔ یہ چار گروہ ہمارے سامنے آ گئے۔

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾

(کافرو!) تم خدا سے کیوں کر منکر ہو سکتے ہو جس حال میں کہ تم بے جان تھے تو اس نے تم کو جان بخشی پھر وہی تم کو مارتا ہے پھر وہی تم کو زندہ کرے گا پھر تم اسی کی طرف لوٹ کر جاوٴ گے ﴿۲۸﴾

کفر کے چھ درجے ہیں؛ 1: مکمل انکار کہ خدا ہے ہی نہیں۔ 2: اللہ کی ذات پر شک۔ 3: اللہ نے دُنیا بنا دی لیکن چلا ہم خود رہے ہیں یا خود ہی چل رہی ہے۔۔ 4: اللہ کو مانتے ہیں لیکن ربّ کی نہیں مانتے۔ 5: اللہ کی ناشکری۔ 6: آخرت کا انکار

تم کیسے انکار کرو گے۔ ہماری زندگی کی پانچ stages ہیں۔ پانچ دور ہیں۔

1. عالمِ ارواح۔ حدیثؐ ہے کہ اللہ نے آدمؑ کی پُشت پر ہاتھ پھیرا تھا تو لشکر کے لشکر پیدا ہو گئے تھے۔ ہماری سب کی روحیں موجود تھیں۔ پھر سُلا دیا۔
2. ماں کے رحم سے لے کر ہماری موت تک یہ دور ہے۔ ہم اِس دور میں ہیں۔ کافر یہاں ہی رُک جاتا ہے۔
3. موت کا وقت، آخری ہچکی کا وقت۔
4. قبر کے حساب کتاب کا وقت
5. پھر جگا دیا جائیگا۔ روزِ آخرت

پھر ہمیں اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ہمارے گھر میں کوئی آتا ہے تو ہم سب انتظام کرتے ہیں۔ اللہ نے سب کچھ انسان کے لئے پیدا کیا تھا لیکن انسان کو اپنے لئے پیدا کیا۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۲۹﴾ وہی تو ہے جس نے سب چیزیں جو زمین میں ہیں تمہارے لیے پیدا کیں پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو ان کو ٹھیک سات آسمان بنا دیا اور وہ ہر چیز سے خبردار ہے ﴿۲۹﴾

آیت پر غور کریں کہ اللہ موجود ہے۔ جس نے سب کچھ پیدا کیا اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

کیا ہم فاسق تو نہیں ہیں۔ یہ ناشکرا انسان ہوتا ہے۔ نہ تو اللہ کے حقوق پورے کرتا ہے نہ بندوں کے۔

منافقت دل کا فعل ہے۔ فسق عمل کا گناہ ہے۔ دیکھنے سے پتا چلتا ہے۔ کھلم کھلا گناہ کرنے والے اور گناہ پھیلانے والے۔ فاسق اسلام کے اندر سوراخ بنا کر رکھتے ہیں کہ ادھر سے پکڑے گئے تو اِس بہانے اُدھر سے نکل جائیں گے۔ گناہ کی جھجک ختم کرنے والا فاسق ہے۔

اپنے آپ کو دیکھیں کہ ہمارے اندر تو کوئی ایسی خرابی نہیں؟

Mosquito presentation

مادہ مچھر کی 100 آنکھیں۔ 48 دانت۔ جسم میں تین دل ہوتے ہیں۔

ہم اللہ کے کلام کا کیسے حق ادا کر سکتے ہیں؟ ہم تو اُس کی ایک چھوٹی سی مخلوق کو بھی نہیں سمجھ سکتے۔ اللہ نے ایسی ایسی خوبصورت چیزیں پیدا کی ہیں اِسی لئے وہ چیلنج بھی کر سکتا ہے۔

اللہ خالق ہے۔ہم مخلوق ہیں۔ ہم ایک ذراسی چیز بنالیں تو کیسے اکڑتے ہیں۔اُن لوگوں کا سوچیں جنہوں نے صرف ایک چیز بنائی یا دُنیا کو صرف ایک تھیوری دی تو لوگوں نے اُن کا کیسے سر پر چڑھایا۔ کیسے دُنیا بھر میں مشہور ہوئے۔ اللہ تو ہر چیز کا بنانے والا ہے۔

مچھر کے کاٹنے کا طریقہ دیکھیں تو انسان حیران رہ جاتا ہے۔مادہ مچھر کاٹتی ہے۔اور اِس کا طریقہ پرانے زمانے کے انجکشن لگانے جیسا ہے۔اِس کے ڈنگ کی جگہ پر کور لگا ہوتا ہے، یہ وہ کور (ڈھکن) ہٹا کر آری کی طرح انسان کے جسم میں اپنے دانت کھبو دیتی ہے اور جہاں خون کی رَگ ہوتی ہے وہاں سے خون چوس لیتی ہے۔اِس کی 100 آنکھیں ہیں وہ اندھیرے میں اور جسم کے اندر تک دیکھ سکتی ہیں۔

وہ رَگ کو ڈھونڈ کر پہلے اُس پر ایک مائع ڈالتی ہے جس سے ہماری جلد سُن ہو جاتی ہے۔جب وہ خون چوس چکی ہوتی ہے تب ہمیں پتا چلتا ہے۔ یہ سب اُس کو کس نے سکھایا؟

پھر اللہ اپنی ہی بنائی ہوئی چیزوں کے مثال دیتے ہوئے کیوں شرمائے؟

مادہ مچھر ہمارے جسم سے پروٹین لیتی ہے، اِس کو اپنے انڈے بنانے کے لئے ہمارے پروٹین کی ضرورت ہوتی ہے۔

اِس کی آنکھیں اندھیرے میں ایک ایکسرے مشین کی طرح کام کرتی ہیں۔ اندر تک دیکھ لیتی ہیں۔

مچھر کی زندگی کا ایک لائف سرکل ہے کہ کیسے یہ پانی میں جاتا ہے۔اور کیسے باہر نکل کر اپنی ضروریات پوری کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس سے یہ سارے کام کروا رہا ہے۔